آواز کا اغوا

احمد عدنان طارق

تزئین کی عمر صرف دس سال تھی، لیکن اس کی آواز بہت بھدی اور تیز تھی۔ وہ کھیلنے کے لیے گھر سے باہر نکلتی تو اس کے پڑوسی ناک بھوں چڑھانے لگتے، کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ اب تزئین چیخے گی، چلّائے گی اور شور مچائے گی اور اس کی دیکھا دیکھی محلے کے باقی بچے بھی شور مچائیں گے۔

ایک پڑوسی نے دوسرے کو بتایا: ''یہ اپنی امی کا کہنا بھی نہیں مانتی۔ جب اس کی امی اسے کسی کام کے لیے بلاتی ہیں تو یہ امی کو بھی چلّا کر جواب دیتی ہے۔ رات ہوتی ہے

تب بھی پڑوسیوں کو سکون نصیب نہیں ہوتا، کیوں کہ بستر پر لیٹ کر سونے کے بجائے یہ خوب اونچی آواز میں گانے گاتی ہے۔ اس کے باوجود اس کی امی تزئین کا کوئی علاج نہیں کر پاتیں۔''

تزئین کے پڑوس میں ایک چھوٹا لڑکا معاذ رہتا تھا۔ تزئین کھیلنے کے لیے گھر سے باہر نکل کر زور زور سے پکارتی: ''معاذ...... معاذ......'' وہ معاذ کو زور زور سے چلّاتے ہوئے کئی بار آوازیں دیتی۔ یہ آواز ایسی بھیانک ہوتی کہ محلے کے ننھے بچے جاگ کر زور زور سے رونا شروع کر دیتے۔ محلے کے لوگ مجبور ہو جاتے کہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیں۔ وہ سب کو اپنی غیر معمولی تیز آواز سے پریشان کر دیتی تھی۔

ایک دن وہ اپنے معمول کے مطابق زور زور سے معاذ کو پکار رہی تھی کہ ایک موٹا آدمی وہاں آ نکلا، جو بہت ناراض دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اس کے پاس آیا اور کہنے لگا: ''یہ تم مجھے اتنے زور سے کیوں پکار رہی ہو؟ اور تمھاری آواز اتنی ڈراؤنی کیوں ہے؟''

تزئین زور سے بولی: ''مجھے کیا ضرورت ہے تمھیں بلانے کی۔ میں تو اپنے پڑوسی معاذ کو پکار رہی ہوں، جو برابر والے مکان میں رہتا ہے۔''

موٹے آدمی نے کہا: ''ٹھیک ہے۔ میں بہرہ ہوں۔ اتنا بہرہ کہ جب میری بیوی مجھے کھانے کے لیے بلاتی ہے تو میں جب بھی سن نہیں پاتا۔ اسی لیے کئی دفعہ تو مجھے بھوکا رہنا پڑتا ہے، لیکن تم اتنی اونچی آواز میں چلّاتی ہو کہ میں بڑی آسانی سے تمھاری آواز سن سکتا ہوں، بلکہ میرا تو خیال ہے کہ شاید کسی دوسرے شہر تک بھی تمھاری آواز پہنچ جاتی ہوگی۔''

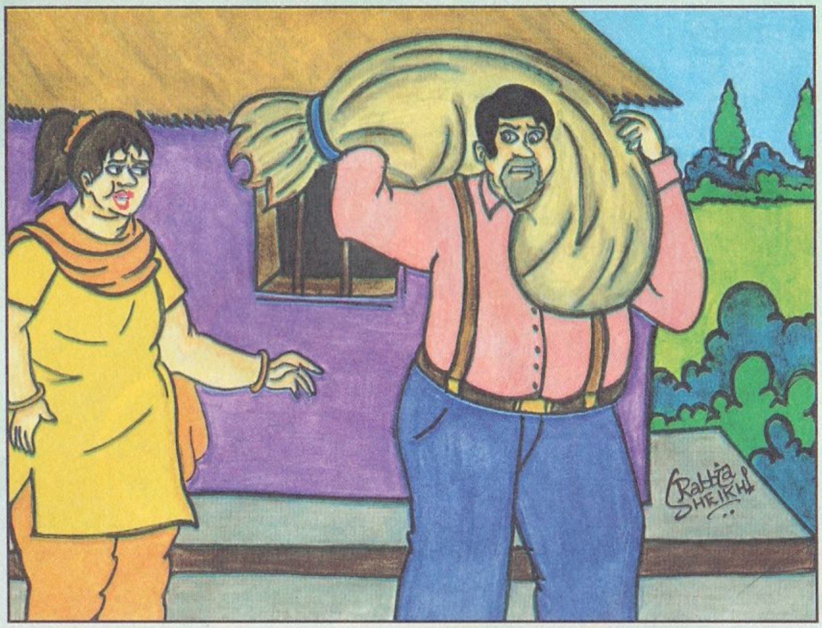

تزئین نے بدستور مغرور انداز میں کہا: ''جاؤ یہاں سے۔'' اسے یہ موٹا آدمی بالکل پسند نہیں آیا۔ غصے میں تو وہ اسے بہت ہی بُرا لگ رہا تھا۔

موٹے آدمی نے کہا: ''ٹھیک ہے، میں جا رہا ہوں، لیکن میں تمھیں بھی ساتھ لے جا رہا ہوں۔ جب بھی میری بیوی مجھے کھانے کے لیے بلائے گی، وہ تم سے کہے گی اور تم مجھے آواز دینا۔ اس طرح مجھے بھوکا نہیں رہنا پڑے گا۔'' یہ کہہ کر اس سے پہلے کہ تزئین سنبھل پاتی موٹے شخص نے اسے ایک بوری میں ڈال کر اس کا منھ بند کر لیا اور اسے اپنے کندھے پر لاد کر چل پڑا۔

تزئین اپنی پوری طاقت سے چیخ چلّا رہی تھی، لیکن اس کے چیخنے چلّانے پر آج بھی

لوگ یہی سمجھ رہے تھے کہ وہ اپنی عادت کے مطابق شور مچا رہی ہے، اس لیے کوئی اس کی مدد کو نہ آیا اور نہ کسی کو معلوم ہوا کہ کوئی اسے اغوا کر کے لے جا رہا ہے۔

جب موٹے آدمی کا گھر آیا تو اس نے بوری اپنے گھر کے دروازے کے قریب زمین پر پٹخ دی۔ تزئین مسلسل چلا رہی تھی۔ موٹے آدمی کی بیوی نے آوازیں سنیں تو وہ دوڑتی ہوئی آئی اور پورے زور سے پوچھنے لگی: ''اس بوری میں تم کیا لے کر آئے ہو اور یہ اتنی خوف ناک آواز کیسی ہے؟ کیا کوئی طوفان آیا ہے یا بادل گرج رہے ہیں؟''

موٹے شخص نے بیوی کو بتایا: ''کوئی طوفان نہیں آیا، بلکہ یہ ایک انتہائی شور مچانے والی بدتمیز لڑکی ہے۔ میں ایک جھاڑی کی آڑ میں گہری نیند سو رہا تھا کہ اس نے انتہائی اونچی آواز میں معاذ، معاذ چلانا شروع کر دیا، جس سے میں بیدار ہو گیا۔ حال آں کہ تمھیں اچھی طرح معلوم ہے کہ میں تیز آواز بھی مشکل سے سن پاتا ہوں۔ میں سمجھا کہ شاید یہ مجھے پکار رہی ہے۔ تب میرے ذہن میں ایک بہترین ترکیب آئی۔ میں نے سوچا کیوں نہ میں اسے ساتھ گھر لے چلوں۔ اب جب تم مجھے کھانے کے لیے بلانا چاہو گی، تم اس سے کہنا تو یہ چلا کر مجھے بلا لیا کرے گی۔ میں جہاں بھی ہوں گا، مجھے اُمید ہے کہ میں اس کی آواز سن لوں گا۔'' موٹے آدمی نے بوری سے تزئین کو نکالا۔

بوری سے نکلتے ہی اس نے اپنا پسندیدہ کام شروع کر دیا۔ اب وہ اپنی امی کو زور زور سے پکار رہی تھی۔ موٹے آدمی کی بیوی بھی بہت موٹی تھی۔ وہ بے اختیار کہنے لگی: ''یہ کیسی آواز ہے؟ میں نے زندگی بھر اتنی اونچی اور خوف ناک آواز نہیں سنی۔ اے لڑکی! تمھاری ماں تمھیں اتنا اونچا بولنے پر ٹوکتی نہیں؟''

پھر وہ اپنے شوہر سے بولی: ''تم ٹھیک کہتے ہو معاذ! میں تمھیں کھانے کے لیے اس لڑکی کے ذریعے بلوایا کروں گی۔ میں اپنے کتے کو بھی اسی کے ذریعے گھر بلاوایا کروں گی۔ دودھ دھونے کے لیے بھینسوں کو بھی یہ اپنی انوکھی آواز میں بلائے گی۔ جب بھی میرا دل چاہے گا تو یہ مرغیوں کو ایک جگہ جمع کر کے دانا بھی ڈالا کرے گی۔ واہ، اب تو میرے خوب مزے ہوں گے۔ یہ لڑکی تو میرے بڑے کام آنے والی ہے۔''

یہ باتیں سن کر تزئین کو معلوم ہوا کہ موٹے شخص کا نام بھی معاذ ہے۔ وہ بولی: ''میں یہاں سے بھاگ جاؤں گی۔''

موٹا شخص بولا: ''تم بھاگ نہیں سکو گی۔ میں تمھارے پاؤں میں ایسی رسی باندھوں گا جسے تم کھول نہیں سکو گی۔ اب میں یہاں سے اپنے کھیت تک جا رہا ہوں۔ تم زور سے چلاؤ، تاکہ میں دیکھ سکوں کہ کیا تمھاری آواز وہاں تک پہنچتی ہے یا نہیں۔''

پھر جب وہ مقررہ جگہ پر پہنچا تو موٹی عورت تزئین کو مجبور کرنے لگی کہ وہ چلائے، لیکن تزئین نہیں چلائی۔ اب تو وہ عورت بہت ناراض ہوئی۔ تزئین ڈری کہ کہیں وہ اس کی کمر پر مُکا نہ مار دے۔ مجبور ہو کر اس نے منھ کھولا اور چلائی: ''معاذ...... معاذ......''

وہ عورت تعریف کرتے ہوئے بولی: ''واہ وا، کیا ڈراؤنی آواز ہے۔ تم جیسی بھیانک آواز والی لڑکی کو اس کے ماں باپ برداشت کیسے کرتے ہوں گے؟''

اب تزئین بہت خوف زدہ ہو چکی تھی۔ اس نے گھبرا کر چیخنے چلانے کے لیے اپنا منھ کھولا، لیکن پھر سختی سے اسے بند کر لیا۔ اس نے سوچا کہ یہ عجیب و غریب موٹے میاں بیوی چاہتے ہیں کہ وہ چیخے اور چلائے، لہٰذا اس کے لیے بہتر تھا کہ وہ ایسا نہ کرے۔

جب موٹی عورت نے کہا کہ وہ چلاّئے تو وہ اتنی آہستہ سے بولی کہ اُس عورت کو تزئین کی آواز سنائی نہیں دی۔

موٹی عورت نے کہا: ''بھینسوں کو زور سے چلاّ کر بلاؤ۔ تزئین نے اتنی آہستگی سے انھیں پکارا کہ بھینسوں تک اس کی آواز نہیں پہنچی۔ یہ ماجرا دیکھ کر موٹی عورت افسوس سے بولی: ''میرا خیال ہے، اب تم میرے کسی کام کی نہیں رہیں۔ تمھاری آواز بہت ہی مدہم ہوگئی ہے۔ بہتر ہے کہ تم گھر ہی چلی جاؤ۔'' اس نے تزئین کے ہاتھ پاؤں سے رسی کھولی اور کہا: ''تم اپنی ماں کے پاس چلی جاؤ اور دوبارہ اونچی آواز میں چلاّنے کی مشق کرو۔ میں ہر صبح اپنے شوہر معاذ کو تمھارے گھر کے قریب بھیجوں گی۔ جیسے ہی تمھاری آواز دوبارہ میرے کام کی ہوگئی تو وہ تمھیں بوری میں ڈال کر یہاں لے آئے گا۔''

بے چاری تزئین جان بخشوا کر جتنی تیز بھاگ سکتی تھی، بھاگی۔ آخر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگئی۔ اس نے گھر کے دروازے کو بند کرتے ہوئے زور نہیں لگایا اور اپنی امی کو چیختے ہوئے نہیں بلایا۔ اس کی امی جان نے آوازوں سے اندازہ لگایا کہ وہ گھر آگئی ہے۔

انھوں نے آواز دی اور پوچھا: ''تزئین! جاؤ اور معاذ کو آواز دے کر بلاؤ، کیا وہ یہاں آسکتا ہے؟''

تزئین نے ایسا نہیں کیا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اب وہ کبھی شور نہیں مچائے گی اور اگر اس نے زور سے معاذ کو آواز دی تو ہوسکتا ہے کہ موٹا معاذ اچانک کہیں سے نکل پڑے۔ لہٰذا اب اس نے خاموش رہنا شروع کردیا اور سبھی حیران تھے کہ یہ معجزہ کیسے ہوگیا۔ ☆